

اس مرتبہ ۱۹۶۲ء کے رضوان کا فتح خاص نمبر سے کیا جائیگا

## خاص نمبر کے متعلق

### = چند ہدایات =

- ① خاص نمبر کی صحیح تاریخ اشاعت کا اعلان دسمبر ۱۹۶۱ء میں ہو گا
  - ② خاص نمبر کا موضوع "پیری زندگی کا ایک اہم واقعہ" ہو گا۔
  - ③ خاص نمبر کی قیمت ایک روپیہ ہو گی
  - ④ مضمون نگار حضرات صفحہ (۶) ضرور ملاحظہ فرمائیں۔
  - ⑤ مستقل خریداروں کو خاص نمبر سالانہ چندہ ہی میں دیا جائیگا۔
  - ⑥ حفاظت سے منگانے کے لئے ۵۰ روپیے کے ٹکٹ حبڑی کیلئے بھیجے جائیں
  - ⑦ خاص نمبر کو اگر کوئی خریدار مل کر منگائیں تو ۵ روپیے کے ٹکٹ میں سب کو مل جائیگا
  - ⑧ حبڑی سے منگانیوالے لوگ فیس رجسٹری ۰۵ روپیے کے ٹکٹ اور اپنے صاف لکھے ہوئے پتے معنی نمبر خریداری کیم ڈسپر ۱۹۶۱ء تک ہیجدمیں۔
  - ⑨ ہمین خریدار بنانیوالوں کو خاص نمبر اعزازی پیش کیا جائیگا۔
  - ⑩ جس کو ذمہ رضوان کا چندہ باقی ہو وہ فوراً ارسال کر دیں نہ خاص نمبر ان کے نام وی پی کیا جائے
  - ⑪ اجنبی حضرات رسالوں کی نعماد اور صفت قیمت یکم دسمبر تک ارسال کر دیں۔
- نیجر ماہ نامہ رضوان، لکھنؤ

وَرِضْوَانٌ مِنْ أَنْدُوْلَكَبُور  
اوڑا اللہ کی رضا مندی سے بڑی چیز ہے۔

# رِضْوَان

ماہنامہ

لکھنؤ

مُسَلِّم خواتین کا دیجی ترجمان

نوبہ

دفتر ماہنامہ رِضْوَان لکھنؤ

# دُنْيَ

مکتبہ اسلام گون روڈ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شمارہ  
مکھن میں خواتین کا دینی تربیت گاہ  
۱۱

۵

# رضاوی

نومبر ۱۹۶۱ء  
بجادی الادل

مذکور  
معاویون  
محمد شافعی حسنی ترتیب مضامین آمۃ اللہ سیزہم

|    |                           |                          |      |
|----|---------------------------|--------------------------|------|
| ۲  | مولانا ابو الحسن علی ندوی | اپنی بہنو سے             | (۱)  |
| ۷  | آمۃ اللہ سیزہم            | قرآن کا پیام             | (۲)  |
| ۱۰ | فخر النساء ماز            | ارشادات رسول             | (۳)  |
| ۱۲ | بیکم اقبال                | ہر قیامت خواب ہے (نظم)   | (۴)  |
| ۱۳ | عبدالسلام گونڈوی          | نماز کا اہتمام           | (۵)  |
| ۱۷ | رسول بنی ادیب             | اور سوچت ج دوب گیا       | (۶)  |
| ۲۱ | شاکر اسعدی                | خانگی تربیت              | (۷)  |
| ۲۲ | ولیۃ نکھت                 | سلطان محمدت کی دعا (نظم) | (۸)  |
| ۲۵ | عائشہ سنت لموی            | ایک صاحب سے ملاقات       | (۹)  |
| ۲۶ | ابصر الدیاباتی            | زندگی عمل کا نام ہے      | (۱۰) |
| ۳۲ | محمد شافعی حسنی           | تعلیم فتوح               | (۱۱) |
| ۳۴ | ادارہ                     | انسانوں کے حقوق          | (۱۲) |
| ۳۶ | قصیر چنان                 | بزم رضوان                | (۱۳) |
| ۴۰ | ادارہ                     | کام کی پائیں             | (۱۴) |
|    |                           | خاص نسبت کے متعلق ہدایات | (۱۵) |

## سالانہ چندہ

ہندستان کے لئے تین روپیے، پاکستان کے لئے تین روپیے الگ آئنے، قیمت فی پرچمیں نئے پیٹے ہیں

## پاکستان میں ارسال زر کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیں متصل خارجہ المدارس ملتان (مغربی پاکستان)

## مقام اشاعت

دفتر ماہ نامہ "رضوان" ۳، گوئن روڈ - بھٹتو



قاضی صاحب ان دونوں بیان بیوی کے اخلاق اور کسی کی  
بلندی کو دیکھ کر حد درجہ متاثر ہوئے اور لوگوں کو متوجہ کر کے کہا کہ کتنے اچھے  
اخلاق کے یہ لوگ ہیں۔

کھنے کو تو یہ ایک معمولی سادقہ ہے، لیکن اگر غور کیا جائے تو اس  
ایک معمولی داقعہ میں ہمارے آپ کے لئے عجت بر کے کئی پہلو ہیں، ابے  
پہلے جب مغربی تہذیب و تمدن کا پرتوکاں نہ پڑا تھا اور اسلامی تہذیب تمدن کا  
بسا رک سایہ سردوں پر خالق تھا تو ہر سو سائیٹ میں خواہ وہ دیندار ہوا نہ ہو  
سجنا اور پاکدا منی کی اصل قیمت تھی اسکی حفاظت کی خاطر دنیا کی بڑی سے  
بڑی دولت قربان کر دی جاتی تھی۔ مندرجہ بالا داقعہ میں قاضی صاحب کا  
عمل سلسلہ کو سمجھانا نے کی ایک شکل تھی جو کامیاب ثابت ہوئی، پاچھو  
دینار کوئی کم قیمت کے سکے نہیں ہوتے لیکن پاکباز شوہر کو پاچھو دینار  
دینا تو منظور تھا لیکن وہ ایک سکنڈ کے لئے اس کو گوارہ نہ کر سکتا کہ کوئی  
غیر محروم اس کی بیوی کا چہرہ تک دیکھ سکے اور لوگوں کے سامنے اسکی بیوی  
نقاب اٹ کر آئے۔ یعل کوئی خوشی کا نہ تھا جبراً کیا جا رہا تھا، لیکن یہ جبرا  
عمل بھی اس کو گوارہ نہ ہوا اور اس نے پانچ سو دینار دینے کا اعلان کر دیا  
دوسری طرف اس کی بیوی کے ضمیر کی بلندی، حوصلہ مندی، اخلاق اور ارشاد  
کی مثال دیکھئے کہ اس نے جب اپنے شوہر کی... پاکبازی اور حیا و پاکدا منی کو  
دیکھا تو فوراً اس نے اپنے ہر کو معاف کر دیا اور نہوں میں ساری زندگی کا  
مسئل حل ہو گیا ذکوئی فضیحہ ہوا نہ رہا تھا، دنگا نہ تو تو میں میں، نہ مقدمہ حلا

## اپنی بھنوں سے!

آج سے صد یوں پہلے کا ایک واقعہ ہے کہ ایک خورت نے عدالت  
میں جا کر اپنے شوہر کے خلاف یہ دعویٰ کیا کہ اس پر میرا پاچھو دینار مهر باقی  
ہے، قاضی نے شوہر سے پوچھا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے ذمہ  
میری بیوی کا ایک پیسہ بھی نہیں ہے، قاضی نے کہا کہ کوئی گواہ ہے۔  
شوہرنے گواہوں کو پیش کر دیا۔ ایک گواہ سے قاضی نے کہا کہ اس آدمی کی  
بیوی کا پھرہ دیکھو تاکہ تم اس کی صحیح صحیح نشاندہی کر سکو۔ وہ گواہ اٹھا  
تاکہ اس عورت کا پھرہ دیکھ کر اس کو پہچان سکے۔ شوہرنے جب دیکھا تو  
گھبڑا کہ پوچھا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم میری بیوی کا پھرہ دیکھو تو قاضی صاحب  
دوے کہ پھر یہ صحیح یہ صحیح کیا کہہ سکتا ہے کہ یہ تھا ری بیوی ہے۔

اس پر شوہر کو غیرت آگئی اور فوراً اس نے کہا کہ میں پانچ سو دینار  
دینے کو تیار ہوں مگر بیوی کی بے پردگی مجھ کو کسی حال میں برداشت نہیں،  
بیوی کے دل پر اپنے شوہر کی اس غیرت و محیث کا اتنا تبلعہ اثر  
پڑا کہ وہ آگے بڑھی اور قاضی صاحب سے کہا کہ میں اپنے اس پھر کو معا  
کرنی ہوں، نہ دنیا میں اس کو مانگوں گی نہ آخرت میں۔

نگواد پیش ہوئے، ایک دینی عمل، اخلاق و ضمیر کی بلندی نے دونوں کے دل ملائیے اور دونوں کو برپا ہونے سے بچالیا، ذر اُس واقعہ کو آج کی دنیا میں لائے اور پھر آج کی مسلم سوسائٹی کا جائزہ لیجئے تو زمین آسمان کا فرق پائیے گا، آج دولت کے آگے دین، اصول، ضمیر، اخلاق، محبت، ایشار، کسی کی کوئی قیمت نہیں، اگر ادنے اسی دولت بھی ہاتھ آتی ہو تو دین کا بڑے سے بڑا اصول مٹا یا جاسکتا ہے، اخلاق کو پیروں تلے رہندا جاسکتا ہے، ضمیر و کیمیر کو پامال کیا جاسکتا ہے اور کیا اجا رہا ہے، آج دولت عمل چیز ہے، اس کے حاصل کرنے کے لئے غیرت و محبت، حفت و چھاس بسر بازار نیلام کی جا رہی ہے، گھروں کی تنجیاں، بیان بیوی کی ناتفاقیاں، خانگی لڑائیاں یہ سب دولت کی بے پناہ بھوک کی وجہ سے بڑھ رہی ہیں۔ ایک ہمارے وہ بزرگ تھے جو پانچ تھو دینا جیسی قسمتی دولت کو بچانے کے لئے ایک منٹ بھی اپنی بیوی کو بے نقاب کرنا گوارہ نہ کرتے تھے اور ایک آج ان کے نام لیوا ہیں جو سُکھی بھردولت کی خاطر بے چانی کو گھر گھر عام کرتے ہیں اور اپنے گھروں کی عورتوں کو بے پردہ اور بد اخلاقی کی دباؤ کو عام کرنے والی جگہوں پر پہنچاتے ہیں۔

ایک وہ بیان تھیں جن کے دلوں میں شوہروں کی عزت، دولت کی وجہ سے نکھل کر اخلاق کی بلندی کی... بنا پران کی قدر کرتی تھیں، ان بہنوں کے نزدیک روپے کی اصل میں کوئی قیمت نکھلی بلکہ اخلاق دین کی قدر و قیمت نکھلی، اس پاک بی بی نے جب دیکھا

کہ اُس کا شوہر امیر ہونے سے زیادہ اخلاق و ہماری کی دولت سے ملا الی ہے تو اس کا دل شوہر سے حد درجہ متاثر ہو گیا اور یہ سمجھ کر کہ اس کا شوہر دنیا کا دولت مند آدمی ہے اور اس کے پاس صرف روپیہ نہیں ہے بلکہ اخلاق و دین، ضمیر و اصول، چیزوں پاک بازی کے وہ انمول جواہرات ہیں جن کی قیمت دنیا کا امیر ترین آدمی بھی ادا نہیں کر سکتا تو اس نے پانچ سو دینار پر بخوبی لات مار دی اور جو معاف کر کے خود اپنی پاک بازی اخلاق و کریمتر کی بے پناہ بلندی کا ثبوت دیا۔

اے کاش! یہ مختصر سامحوںی داقعہ ہماری زندگیوں کے لئے مشعلِ رہ بن سکے اور ہم اس کی روشنی میں پہچان سکیں کہ ہماری اصل دولت کیا ہے دولت یا اخلاق، ہمارا اصل سرمایہ کیا ہے، آنے جانے والی امداد یا دوامی کون وطنیت، ہمارا اصل جو ہر کیا ہے، ماڈی نفع یا روحانی حصول اگر ہم اس داقعہ کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گزاریں تو یقیناً ہماری اس کی تنجیاں، رہانی بھگڑتے، اختلافات نہ پیدا ہوں، ہمارے اندر ایشارہ قریانی کا مادہ پیدا ہو، اصلی دولت اور نقلی دولت کا فرق پیدا ہو، ایک دوسرے کی خدمت کا جذبہ ابھرے اور ساری زندگی کیں وطنیت، بخوبی و مسرت کی بہار قائم ہے اور اس دنیا میں بھی راحت سے زندگی بسر رہو اور آخرت میں بھی رضاۓ الہی کی دولت نصیب ہو۔

خاص نمبر:- اس مرتبہ رضوان کا خاص نمبر بجائے نومبر کے دیگر یا جنوری کی کسی تاریخ میں انشاء اللہ نکلے گا، جس کا صحیح اعلان دیگر کے

— :: :: —

۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(۵) وہ واقعہ ایسا ہو جس کو پڑھ کر قاری خود بخواہی پینے اندر وہ صفت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اپنی اصلاح کی فکر کرے۔

(۶) ایک صفحہ پر تحریر ہو، دوسرا سادہ ہو۔

(۷) حاشیہ پھوڑ کر صفات اور کھلا کھلا لکھا جائے۔

(۸) نعم واقعات، یا تأثرات، یا مشاهدات جو بھی لکھے جائیں،

خمارہ میں کیا جائے گا، اس مرتبہ خاص نمبر کا مصنوع بالکل نیا اور انوکھا ہو گا "میری زندگی کا ایک اہم واقعہ" یہ ہے موصوع آنے والے خاص نمبر کا، ہر بھائی یا بہن کی زندگی میں کوئی ایسا ضرور واقعہ ہوا ہو گا جو دینی اخلاقی اعتبار سے دسروں کے لئے سجن آموز اور پرتا شیر ہو گا اگر کوئی بھائی یا بہن اس طرح کا کوئی واقعہ لکھیں گی تو وہ انتشار اللہ شائع ہو سکتا ہے، مگر حسب ذیل شرائط کا بخال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) واقعہ اخلاقی، دینی اور اصلاحی ہو۔

(۲) تنقید یا اظہر، و تعریض کا پہلو بالکل نہ ہو۔

(۳) واقعہ زیارت سے زیادہ مؤثر اور صحیح ہو۔

(۴) دھچک پرایہ اور دل کش انداز ہو۔

قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اب بھی زندگی اور طاقت کا ایسا حشرت ہے کہ جس سے عالم اسلام کی خشک گھوٹ میں زندگی کا گرم اور تازہ خون پھر و در سکتا ہے، ان کی تاثیر سے ایک اونگھتی سوتی قوم ایک پُر جوش، بے چین، سرگرم غل قوم بن جاتی ہے، ان کے اثر سے پھر ایک بار ایمان اور نفاق، یقین اور شک و قیمتی خائدے اور تحکم عقیدے، موقع پرست ذہنیت اور حق پرست ضمیر، عقل مصلحت میں اور عشق مصلحت سوز کے درمیان پھر معکر کافزار گرم ہوتا ہے، پھر جماں فی راحت اور قلب کے سکون، تن آسانی کی زندگی اور شہادت کی موت کے درمیان کشکش پیدا ہوتی ہے، وہ بارک کشکش جو ہر پیغمبر نے اپنے اپنے وقت میں پیدا کی تھی اور جس کے بغیر حق و باطل کا فیصلہ اور اس دنیا کی اصلاح و انقلاب کا کوئی کام نہیں ہو سکتا، اس وقت عالم اسلامی کے گورنر گورنر اور مسلمانوں کے ایک ایک گھر اور ایک ایک خاندان میں ایسے صاحب ایمان نوجوان پیدا ہوں گے جن کی تعریف قرآن مجید میں اس طرح کی گئی ہے:-

انهم فتیة آمنوا بربهم وذد نهم هدای و دبظنا  
علی قلوبهم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السموات و  
الارض لئے ندعوا من دونه الہا لقد قلتنا اذ اشططا  
وہ لوگ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور  
ہم نے ان کی ہدایت میں اور ترقی کر دی تھی اور ہم نے ان کے  
ول مضبوط کر دیے جب کہ وہ ( دین میں) پختہ ہو کر کھنے لگے  
کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم تو  
اس کو پچھوڑ کر کسی معبود کی عبادت نہ کریں گے، کیونکہ اس صورت  
میں ہم نے یقیناً بڑی ہی بجا بات کھی۔

اس وقت پھر دنیا میں ایک بار بلال خumar، خابث و خبیث،  
صہبٰت مصعب بن عمير، عثمان بن مظعون اور انس بن فضیلہ  
اور فاطمہ بنت خطاب (رضی اللہ عنہم) کے جوش ایمانی اور ایثار و قربانی  
کے نمونے بنا ہوں کے سامنے آئیں گے، جنت کی ہوا میں، اور قرن اول کے  
ایمانی صحبوں کے دوبارہ چلیں گے اور ایک نیا عالم اسلام ظہور میں آئیں گا  
جس سے موجودہ عالم اسلام کو کوئی تسبیت نہیں۔

موجودہ عالم اسلام کی بیماری، پریشانی اور بے اطمینانی نہیں ہے  
 بلکہ حد سے برداشت ہوا سکون، دنیا کی زندگی پر قاصد، اور حالاتی  
مساحت ہے، آج دنیا کا عالمگیر فاد اور انسانیت کا زوال اور  
احوال کی خرابی اس کے اندر کوئی بے صینی نہیں پیدا کرتی، اس کو زندگی کے

اس نقشہ میں کوئی پھر غلط اور بے محل نہیں نظر آتی، اس کی نظر اپنے ذاتی  
سائل اور ماڈی فوائد سے آگے نہیں بڑھتی، اس کی موجودہ فسردگی  
اور مردہ دلی کا سبب صرف یہ ہے کہ اس کا پہلو خالش سے اور اس کا  
دل تپش سے خالی ہے۔

طیبِ عشق نے دیکھا مجھے تو فرمایا  
تراء مرض ہے فقط آرزو کی بنی مشی  
اس لئے ضرورت ہے کہ یہ بیمار کشکش پھر پیدا کی جائے  
اور اس امانت کا سکون برہم کیا جائے، اس کو اپنی ذات اور اپنے  
مسئل کی فکر کے بجائے (جو جاہلی قوموں کا شعار ہے) انسانیت کا  
درد و غشم، ہدایت درحکمت کی فکر اور آنحضرت و محاسبہ اکٹھی کا  
خطرہ پیدا ہو، اس امانت کی سخن خواہی اس میں نہیں ہے کہ اسکے  
لئے سکون داطیناں کی دعا کی جائے بلکہ اس میں ہے کہ اس کے لئے  
درد و اضطراب کی دعا کی جائے اور بر ملا کہا جائے  
خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے  
کرتیں بھر کی موجودوں میں اضطراب نہیں

**صبر اور شکر** | صہب بن سنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسن کا معاملہ بھی خوب ہے، یہ موسن ہی کی خصوصیت ہے کہ جب اس کو خوشی پوچھتی ہے تو شکر کرتا ہے پس اس کے لئے بہتر تھا مسلم، اور جب مصیبت پوچھتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ اسکے لئے بہتر تھا مسلم، اولاد کے صدمہ **صبر** | حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب الملک ہے آپ تشریف لے آئیے، آپ نے سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر چیز کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے، صبر کر دو اور اجر طلب کرو، انہوں نے درخواست کی کہ آپ ضرور تشریف لائیے، یہ سن کر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ مسیعہ بن عبادہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب زید بن ثابت اور بہت سے لوگ تھے، آپ کو بچھا اٹھا کر دیا گیا، آپ نے گود میں لیا اور اس وقت وہ دم توڑ دیا تھا، آپ کے آنسو نکل آئے، حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ حجت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بتندول کے دلوں میں رکھا ہے (بخاری مسلم) پہلی چوت پر صبر کرتا مردائی ہے | حضرت انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عورت کے پاس سے گز رہا جو ایک قبر کے پاس ورثی بخی، آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اس نے کہا آپ اپنا رہتہ پکڑئے، میری طرح اگر آپ کو مصیبت پوچھتی تو آپ جانتے لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ بھی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ حضور کے دراقد سن پر حاضر ہوئی اور وہاں دربانوں کو نہ دیکھا کرنے لگی میں تھوڑا کہنا پچانا تھا آپ نے فرمایا صبر ہلی چوت کے وقت ہوتا ہے۔

## اَرْشَادُ اِلَيْهِ سُوْلَ

آمَّةَهُ اِلَهُ تَسْعِمُ

**صبر کی فضیلت** | حضرت ابوالاک بن عاصم الاشعرنی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکی نصف ایمان ہے اور احمد شر ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ و الحمد للہ، آسمان اور زمین کے درمیان جو چکھے ہے اس کو بھر دیتے ہیں اور نماز فور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر رہشی ہے اور قرآن مجتہد ہے تھارے حق میں یا تھارے خلاف ہر شخص ہر روز اپنے نفس کا سودا کرتا ہے یا تو اس کو آزاد کر لیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (مسلم)

**صبر سے زیادہ کسی چیز میں** | حضرت ابوسعید سعید بن مالک بن ستان الحندری بخلاف کی گنجائش نہیں سے روایت ہے کہ چند انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے ان کو دیا۔ بھرا انہوں نے یا نگاہ، پھر آپ نے ہمارا تک کہ جو چکھے آپ کے پاس تھا، سب دے دیا، پھر فرمایا۔ میں تم سے چکھے ٹھنا نہیں رکھتا، جو خود دار رہنا چاہے گا ایسے اس کو خود دار رکھے گا اور جو استغنا چاہے گا ایسے اس کو غنی کرے گا اور جو صبر کرے گا ایسے اس کو عبر دست کا اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع نہیں دی گئی۔ (بخاری مسلم)

بیگم اقبال

## ذمہ ز کا اہتمام

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا اور تمام مخلوق اور ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہی ہے، اُس کے حکم کے بغیر ہر ذرہ نہیں ہل سکتا، لیکن ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں کس واسطے پیدا کیا۔ یعنی ہمارے پیدا کرنے کا اصل مقصد کیا ہے۔ ہمارے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اُس کی ذات کو پچانیں۔ اس کی عبادت کریں اور اس کے بتائے ہوئے احکام پر حلپیں، ان ہی احکام میں سے افضل نماز ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے پہلے نماز ہی کی پرسش ہوگی۔ پاچخ وقت کی نماز ہر مسلمان مرد و خودت پر فرض ہے۔ نماز کا بہت ہی اہتمام کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے پاک دعاء ہونا ضروری ہے وضو اچھی طرح کیا جائے، رکوع و سجود صحیح سے ادا ہو اور بہت ہی سکون، نہایت ادب اور خشوع و خنوع کے ساتھ ادا کی جائے، اور وقت کی پابندی کا خاص سچاظاً رکھا جائے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے، جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہ پاچخ طرح سے اس کا اکرام و انعام از فرماتے ہیں۔ ایک<sup>(۱)</sup> یہ کہ اس پر رزق کی ننگی ہٹا دی جائی اور فرست بچھے کر غل نیک آزاد کر بچھنے کو ہے زندگی کا پرانا

## ہر متتا خواب ہے!

درد بھی دہ درد ہے جبکی دو اچھے بھی نہیں  
زندگی در مسلسل کے سوا اچھے بھی نہیں  
ہر تمنا پا کمال یا سرہی ہو جہاں  
اس جہاں نیں آہ و نالہ کے سوا اچھے بھی نہیں  
سیکڑوں سالاں کیا حاصل ہوا اچھے بھی نہیں  
زندگی میں ان کو کیا حاصل ہوا اچھے بھی نہیں  
ہر تمنا خواب ہے اس کے سوا اچھے بھی نہیں  
اک خجال غام ہے علیش و طرب کی آزو  
تاج زمین سخت نگیں ہیں ٹمائش کیلئے  
اور ہوس نکلی سجز حرص دہوا اچھے بھی نہیں  
گلشن و گلزار و باغ و راش سب ہیں اہمہ  
ہیں سراب نگاہ بواس کے سوا اچھے بھی نہیں  
موسم ننگین گلشن اور بہماز خسن تے  
ہیں سرور و گفت و زالیکن و اچھے بھی نہیں  
ذاد رہنے سے بیان درد سے کیا فائدہ  
قصہ دل چند آہوں کے سوا اچھے بھی نہیں

## دُبَاعِی

دُصہباء سے پُر آج تیرا ایاش  
دُبَاعِی کو حاصل یہ ہو گا فرانش  
دُبَاعِی کو حاصل یہ ہو گا فرانش  
دُبَاعِی کو حاصل یہ ہو گا فرانش

نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دکھاتے پھریں گے (۲)، یہ کہ پُل صراط پر بھلی کی طرح گز رجا میں گے (۵) یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے۔ اشد تعالیٰ نے جن پانچ انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔ سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ رحمت کی تنگی دُور ہو جائے گی اور آج ہر شخص اسی کا متلاشی ہے، دنیا میں جسے دیکھو رحمت کمانے کے لئے کوشش ہے دوسرے یہ کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور یہ بھی بہت بُرا فضل ہے کیونکہ آخرت کی پہلی منزل قبر سے مردش ہوتی ہے۔ حضرت عثمان عَسْمَانِ عَنْ بَنْيَ هَمَّادٍؓ کبھی قبرستان تشریف لے جاتے تو آپ بہت روتے کہ آنسوؤں سے دارِ حی مبارک تر ہو جاتی، لوگ دریافت کرتے یا امیر المؤمنین آپ اس قدر کیوں روتے ہیں، حالانکہ آپ کے جنتی ہونے کی بشارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

عثمان عَسْمَانِ عَنْ بَنْيَ هَمَّادٍؓ فرماتے ہیں آخرت کی پہلی منزل یعنی ہے، جو شخص یہاں کامیاب رہا وہ ہر جگہ کامیاب ہو گا۔

تیسرا یہ کہ نماز کا اہتمام کرنے والوں کے ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے جو کامابی کی دلیل ہے یعنی ان کے جنتی ہونے میں کوئی مشکل نہیں (۳)، یہ کہ وہ پُل صراط پر سے مانند بھلی گز رجا میں گے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی بہت بڑا کرام ہے، پُل صراط کے بارے میں آیا ہے کہ وہ پال سے نیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہو گی، اور اس پر سے ہر شخص کو گزرتا ہو گا۔

پانچواں۔ سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ یہاں حساب کتابِ حبنت میں داخل کر دیا جائے گا، بلاشبہ یہ بہت ہی بڑا کرم ہے اللہ تعالیٰ کا، اگر صرف ایک نعمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ پونچھے تو ہم جواب نہیں دے سکتے۔ اور اب سن لیجئے کہ ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے جو نماز میں شستی کرتے یا ضائع کرتے ہیں۔ ان پر پندرہ طریقے سے عذاب ہو گا۔ پانچ طرح دنیا میں اور تین طرح سے موت کے وقت اور تین طرح قبر میں۔ اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔ دنیا کے پانچ یہ ہیں، اول یہ کہ اُس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی، دوسرے یہ کہ صلحاء کا فوراً اس کے پھرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ تیسرا یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔ چوتھے اُسکی دعائیں قبول نہیں ہوتیں پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اُسکا استھان نہیں رہتا اور موت کے وقت تین عذاب یہ ہیں۔ اول ذلت سے مرتا ہے، دوسرے بھلو کا مرتا ہے، تیسرا پیاسا مرتا ہے، پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔ اگر سمندر بھی پی جائے تو پیاس نہیں تجھتی۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں:- اول اسکر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ سپیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ قبر میں اگ جلا دی جاتی ہے جو قیامت تک جلا دی رہے گی، تیسرا قبر میں ایک سانپ اس پر اسی شکل کا مسلط ہوتا ہے، جس کی آنکھیں اگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لابنے کہ ایک دن پورا چل کر رُآن کے نختم تک

عبد السلام گونڈوی

## اور سوچ ڈوب گیا

ششمہ ہی استحان کی تعطیل ہوئی اور میں گھر کے لئے روانہ ہو گیا  
اثنا سفر میں بہتوں کا ساتھ ملا۔ کتنوں کی ہمراہی ہوئی، چھوڑ جانے،  
چھوڑ آن جانے لوگ فیق سفر بنتے گئے، پچھہ ڈور، پچھہ در ہمراہیوں نے عاشر  
دیا، فیق سفر ہمراہ چلے، پھر یہ کے ڈکٹے رفتہ رفتہ سر کتے رہے، ماں چھوڑ  
نے ساتھ پچھوڑنا اور ہمراہیوں نے جدا ہوتا شروع کر دیا، لگ بھگ  
چار ساڑھے چار سبھے کا وقت تھا، سورج پر نظر پڑی تو وہ بھی  
کافی روشن اور بلند تھا، خیال ہوا منزل اب نبٹا قریب ہے اور سورج  
کافی بلند ہے، انشاء اللہ سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچوں گا بھٹٹے  
اطیناں سے آگے بڑھا، بدستور رہا ہی ساتھ ملتے، ہمراہی بنتے اور جدا  
ہوتے رہے اور میں کمل اطیناں اور بے فکری سے منزل کی طرف بڑھ  
رہا تھا کہ سورج اور اس کی روشنی تو میرے ساتھ ہے، چھٹے چسلتے  
سب عہد کریں کہ آج سے نماز وقت پر اور خوش و خیر سے ادا کریں گے  
اللہ ہم سب کو اپنے غیظاً و غصباً سے محفوظ رکھے اور اپنے انعامات  
سے نواز سے!

پہنچا جائے، اس کی آداز بھلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے  
کہ مجھے میرے رب نے مجھ پر سلط کیا ہے کہ بخچے صحیح کی نماز ضائع کرنے  
کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں اور خطر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے  
نربتک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشا تک اور عشا کی نماز کی وجہ سے  
صحیح تک مارے جاؤں، جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اسکی وجہ سے وہ  
مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے، اسی طرح قیامت تک اس کو  
عذاب ہوتا رہے گا اور قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب یہ ہیں۔

(۲) حنفی سنت سے کیا جائے گا (۲) حنفی تعالیٰ شاد کا اس پختہ  
ہو گا۔ (۳) جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

ایک دوسری روایت ہے کہ اس کے پھرہ پر تین سطر میں لکھی ہوئی ہوتی  
ہیں۔ پہلی سطر اور اللہ کے حق کو مناسع کرنے والے۔ دوسری سطر، اول اللہ  
کے خصہ کے ساتھ مخصوص۔ تیسرا سطر جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے  
حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

اب آپ خود ہی خود کریں کہ کس قدر سخت عذاب ہیں۔ آئیے ہم اور آپ  
سب عہد کریں کہ آج سے نماز وقت پر اور خوش و خیر سے ادا کریں گے  
اللہ ہم سب کو اپنے غیظاً و غصباً سے محفوظ رکھے اور اپنے انعامات

پیشی ہو اور یہ سب آل اولاد، مال و دولت دھرے کے دھرے رہ جائیں  
ان میں سے کوئی اس کو ایک جگہ کافایت نہ دے سکیں، ہائے کوتا سترناک  
ہو گا وہ وقت اور کتنی افسوسناک ہو گی وہ لھڑی کہ جب آدمی اپنی پوری عمر  
کی کافی اور ساری زندگی کی جدوجہد کو سمجھ رہا با تکلیف رائیگاں اور بے فائدہ  
پائے گا اور ملبیا خستہ پکارا۔ مجھے گا ماً عنیٰ عنیٰ مالیہ هلاع عنیٰ  
سلطانیہ والے خرابی میرا مال میسکر کوئی کام نہ آیا اور نہ میری جاہ و نزت  
اور شان و سوکت ہی میرے لئے نفع بخشن ہوئی وہ سب کا سب دنیا ہی میں  
دھرا کا دھرا رہ گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو گا۔ خذود فَعْلُهُ ثُمَّ  
الجَحِيْمَ صَلَوَةُ النَّبِيِّ، اسے پکڑ واد رطوق پہنادو، پھر دوزخ میں اسے ڈال  
دو اور ستر ہاتھ کی زنجیر میں اسے جلد کے جنم رسید کر دو۔ شخص خدا کے بزرگ کا  
ایمان نہ رکھتا تھا، نہ فقرہوں کے کھانا کھلانے پر ترغیب دیتا تھا تو آج یہاں  
اس کا کوئی دوست نہیں اور نہ کوئی کھانا ہے اس کے لئے سوائے ذخون کے  
دھونوں کے، جسے گھنٹگاروں کے سوا کوئی نہ کھائے گا (پ ۲۹، ع ۵)۔

وہ شخص آرزو کر گیا لو دفت دی میں عذاب یو میڈ یَبْتَهِ وَ صَاحِبَتِهِ وَ  
آخِیْتِهِ، الای، کاش وہ عذاب کے خدیہ میں دیدے اپنے بیٹوں کو اور اپنی  
بیوی کو اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو کہ جس میں رہا کرتا تھا اور جتنے  
زمیں میں سب کو۔ پھر یہ خدیہ بچالے اس کو عذاب سے۔ تو یہ ہرگز  
نہ ہو گا، بیشک وہ شعلہ والی آگ ہے اور ضیر لینے والی کھال کی جو پکارے گی  
اس کو جس نے پیچہ پھری اور انضراف کیا اور مال بچھ کیا، پس بُرُور کرنے پڑے ہیں

ساتھ پھوڑ چلے تھے، جیسے سفر کا آغاز تھا ہوا تھا، اختتام سفر بھی تھا  
ہو رہا تھا۔ معاوی میں آیا کیا اس غربت سرائے اصنی کے سفر کا حال بھی یہی  
توہین ہے؟ اگر اس کا حال بھی یہی اور یقیناً یہی ہے تو کیا بھروسہ اس اور کے  
ہم ایسوں کا اور کیا اعتماد اس سفر کے فیقوں پر بلاشبہ کوئی بھروسہ اور کوئی اعتماد  
نہیں۔ اگر ہے کوئی ساتھی قابل اعتماد اور کوئی چیز از اول تا آخر ساتھ  
دینے والی تر وہ فقط اپنے اعمال اور کروت ہیں۔

غرباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کا ساتھ دیتی ہیں میں چھری میں  
آل اولاد، مال و دولت اور اعمال۔ مگر یہلی دوچیزیں قبر سے داپس  
ہو جانی ہیں اور کھن منقام آتے ہی ساتھ پھوڑ دیتی ہیں، فقط اس کا عمل  
ہی مکمل ساتھ دیتا ہے اور اس کھن منقام میں اس کا فیض سفر ہوتا اور اس کا  
معاذن و سہارا بتا ہے (سخاری سلم) اور سچ پوچھئے تو وہ ہی ہے اصل  
فیض اور اصنی سہارا جو مصیبت میں کام آئے۔

دوسٹ آل باشدہ کہ گیر دست دست  
در پیش اس حاجی و در ما ندگی ہے

بڑی ناجھی اور ناعقبت اندشی ہو گی اگر اپنے اصلی فیض (ایمان عمل) کو  
اپنایا نہ جائے اور اپنے فارسی فیقوں (آل اولاد اور مال و دولت ہی کو مرکز  
تو جہ بنایا جائے، کتنا بد نجت و حرمان نقیب ہو گا وہ شخص جو پوری عُمر  
صرف کردے آل اولاد کی محنت اور مال و دولت کی کمائی پر اور جب  
مرنے لگے۔ قبر میں مسواں و جواب ہو۔ قیامت کے دن خدا کے حضور میں

رسول بی ادیب آگرہ

# خانگی تربیت

انسان کے پیدا ہوتے ہی اس کی تعلیم شروع ہو جاتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی ماں کی محنت کا اثر شروع ہوتا ہے، پچھلے پرنسپ ناؤں کا اثر غیر بھروسہ ہتا ہے، جب اولاد دینا کے کام و حسن روں بھگڑوں، بکھرروں اور مشکلات میں گھرتی ہے تو وہ صلاح و مشورے اور تسلی و تشفی کے لئے ناؤں کی طرف رجوع کرتی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ مصیبت کے وقت ماں ہی یاد آتی ہے، ماں اپنے بچوں کے دلوں میں جو خمدہ اور پاکیزہ خیالات بجا دیتی ہیں، وہی بڑے ہونے کی صورت میں اپنا پڑ تو دکھاتے ہیں۔

خورت سب معلوم سے زیادہ نرمی اور شفقت سے تعلیم دیتی ہے۔ مرد انسانیت کا دماغ ہے، خورت اس کا دل ہے، وہ ایکی قوت ہے، یہ اُس کا حسن و زیب میں زینت ہے۔ مرد تو عقلی ہدایتیں کرتا ہے مگر خورت قلب کی اصلاح کرنی ہے جس سے خصلت سورتی ہے، مرد جس بات کا یقین دلاتا ہے خورت ایکی محنت دلاتی ہے۔ غرض خورت کی بدلت ہماری رسانی نیکی کی طرف ہوتی ہے۔ اگر کوئی خورت نیک اطوار کی جانب میں کیا کیا مخلع قصر سر بنائے ہیں تو انہیں از بہر نشاں نیک فشاں بعد فنا، پسچ

بعد اشہد بن مسعود رضی اللہ عنہہ دادی ہیں کہ ایکی فتحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم میں کون ہو جسے اپنے ماں سے نیادہ اپنے وارث ورثتہ دادوں کا مال محبوب ہو؟ ہر ایک نے جواب میا اے اسٹر کے رسول! ہم سب کو اور وہیں کے ماں سے اپنا مال ہاڑ جو بھوتے قدر فرمادیں تھے کہ تھارا مال تو بیس دہی ہو، جو تم نے وادہ خدا میں خرچ کر کے ذخیرہ آئڑت بنالیا، باقی جمال نجح رہا وہ تو تھا لانہ میں تھا اے درشہ کا ہے کیونکہ وہ تھا اے ساتھا نہ جائیگا، بلکہ تھا اے درشہ ورثتہ داروں کے لئے بچوں کے کا بخاری تو کیوں نہ تم اپنی محنت کا کیا ہوا مال اپنا مال بنالو، اسے محبوب بننا کے محفوظ کیوں نہ رکھو جو بعد میں تھاراے درشہ کو مال جائے گا اور تھاراے کسی کام نہ آئیگا۔ معلوم ہوا مرنے کے بعد گھر میں دھرا ہوا مال اور اس کے آں اول انجاب در فقار، بس دنیا ہی کے ساتھی ہیں جہاں کہ وقت ضرورت غیر دن سے بھی مددی جاسکتی ہے لیکن مرنے کے بعد جہاں غیر وہ ساتھ نہ دیں گے وہاں اپنی آں اولاد اور عتروکہ مال دد دلت بھی کوئی ساتھ اور سہارا نہ دے سکیں گے، وہاں بس ایمان عمل ہی ہر شخص کے ساتھی اور معادن و سہارا نہیں گے، لہذا ہمیں چاہئے کہ ایمان عمل ہی کو زیادہ تر اپنیں اور اسی کو مرکز توجہ بنایں ہے

ایمان کو نہ دے ہاتھ سے غافل کر پیں مرگ  
آنے کا نہیں کام ترے اس کے سوا پیچ

کیا کیا محل و قصر سر بنائے ہیں تو انہیں  
از بہر نشاں نیک فشاں بعد فنا، پسچ

۳۳

نومبر ۱۹۶۱ء

ماہ نامہ رضوان لکھنؤ

ہیں کہ جن کے لئے دماغ روشن اور دل شفقت آمیز چاہیے۔ خورتوں کی تعلیم کے بارے میں ہمیشہ اختلاف رہا۔ ایک طرف نہایت تنگی سے یہ رائے دی جاتی ہے کہ علم کھو سری کا اتنا جاننا کافی ہے کہ وہ پانڈیاں پالیں اور علم جغرافیہ اتنا بہت ہے کہ وہ اپنے گھر کے کمرے کو جانتی ہوں۔ دوسری طرف اُس کی مخالفت وہ رائے ہے کہ تعلیم میں تحدیت اور مرد و خونی ہم پر ہوں، حقائق میں اور رائے دینے میں دونوں برابر ہوں۔ منصب جاہ و دولت و حکومت کے لئے جو خود غرضی کی جڑ ہے اور خلرے کا لگھر ہے دونوں مساوی سمجھئے جائیں فقط عورت ہونے کی وجہ سے کسی جاہ و منصب سے عطا ہو جائیں۔ پچھن میں جو مناسب تعلیم و تربیت اڑکوں کے لئے ہے وہی لڑکوں کے لئے ہے۔ تعلیم و تربیت کی جو استعداد مردوں میں ہے وہی بھی خورتوں میں۔ تعلیم سے عورتیں تو ہجات کے جال میں ٹھپنسیں گی بلکہ اخلاقی اور دینی تربیت اُن کا افتخار ہڑھائے گی، ان میں سمجھی خود اعتمادی اور فرائصِ شناہی پیدا کر گی جو خاندان کے چین و آرام اور خوشحالی کا سر پسہ ہے۔

مردوں کے اخلاق .. . دکریخانہ کی صحیح رہنمائی خورتوں کی صحیح تعلیم پر موقوف ہے، اس لئے خورتوں کی تعلیم ایک تہمت بالشان امر ہے خورتوں کی دینی تعلیم اور اسلامی تہذیب، مردوں کے اعلیٰ اخلاق دکار کے لئے گوریا ایک درشنی کا مینار ہو گی جس سے دن و دنیا کی عافیت، ترقی و کامیابی یقینی ہے۔

طرح طرح سے اپنی رخنائیاں اور خوبیاں دکھائے گی پچھوں اور ڈول کی تربیت اخلاق میں گھر جس طرح سب مردوں سے بہتر ہے ویسا ہی بدتر بھی ہو سکتا ہے۔ ماڈل اور دایلوں کی ناہلی سے کیا کیا اخلاقی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ سچھ کو ایک جاہل دایہ کے حوالہ کر دو تو پچھے میں وہ غیب ہو گا جو ساری عمر کی تقلید و تربیت سے دور نہ ہو گا۔ جس گھر میں ماں، پچھوڑ، کاہل اور بد مزاج ہو وہ گھر ہبھم ہے۔ جن پچھوں کی بد نصیبی سے ایسے گھر دل میں پروش ہوتی ہے، اخلاقی اعتبار سے گرے ہوتے ہیں وہ نہ اپنے لئے اپھے ہوں گے نہ اور دل کے لئے بلکہ سب کے داسطے مصیبت ہوں گے۔ مردوں کی سیرت بنانے میں خورتوں نے جو نایاب حصہ لیا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے تمام روشن کارنامے خورتوں کے رہیں منت ہیں۔ خورتوں نے ز تو نظر فریب تصویریں بنائیں، ز برٹی برٹی کتنا بیس تصنیف کیں، ز ابجر لا سچا د کیا، ز دُور میں اور دخانی کلیں اختراخ کی ہیں بلکہ پاک باطن و نیک صفات اول العزم موجودوں کی اپنی گود میں تعلیم و تربیت کی ہے، اس سے بہتر کوئی ایجاد دنیا میں ہو سکتی ہے۔ خورتوں پر فرض ہے کہ وہ سلیقہِ متدمی کی عادات اختیار کریں، جس سے وہ دنیا کے روزانہ کاموں میں مؤثر، مددگار اور معاملہ ثابت ہوں۔

خورتوں اس لئے نہیں بنائی گئی ہے کہ وہ جاہل اور ناخواندہ رہ کر مرد کی خدمت، یا مزدوری کرے۔ اُس کے ذمے ایسے نازک فرالض

# ایک صاحب سے ملاقات

آئی مجھے دین وحدت عطا کر مجھے شرک و بدعوت سے نفرت عطا کر  
ڈاڈیا وی مشا خل چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جائے، آپ کی روح  
مضطرب ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی مُسکراہیں بے جان کی ہیں، آپ کے  
قہقہوں میں اطمینان نہیں، درحقیقت آپ کا دل پریشان رہتا ہے، دنیا وی  
لوہ لعہ میں مشغول ہو کر آپ سکون تلاش کرتی ہیں لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ  
جتنا آپ سکون اور اطمینان کی متناسی ہیں، اتنی ہی بے چیزیاں آپ کو طیں گی  
کونکر دنیا سے محبت کرنے کا انجام ہمیشہ حسرت ناک ہوا کرتا ہے آئیے!  
اور اپنی پیاسی روح کو چشمہ رو حاصلت سے سیراب کیجئے!

دیکھئے ایک نہایت معمولی جھوپڑا ہے، اس جھوپڑے میں ایک  
خدا کی بندی دنیا و ما فہما سے بے خبر عبادت آئی میں صرف ہیں اچانک  
دو درواش دروازے پر دستک دیتے ہیں، وہ فوراً عبادت کا سلسلہ  
نقطع کر کے دروازہ کھولتی ہیں اور دونوں ہمانوں کو نہایت احترام  
اور استرز کے ساتھ جھوپڑے کے اندر لے آتی ہیں، ان کے ہمراں دو  
خشک روٹیوں کے ٹلادہ کچھ بھی خواں نعمت موجود نہیں۔ بغیر کسی  
بھی بھکار کے وہ خشک روٹیاں دونوں ہمانوں کے سامنے لا کر رکھتی ہیں

# مسلمان عورت کی دعا

آئی مجھے دین وحدت عطا کر مجھے شرک و بدعوت سے نفرت عطا کر  
بنادوں میں تاریکی کذ و بذخت مجھے مشعلِ دین فطرت عطا کر  
یہ ہر ہر قدم پر ڈردوں تجھے سے یار ب مرے دل کو خوف خشیت عطا کر  
تری یاد سے رشک جلوت بنادوں مجھے اپنے گھر میں وہ خلوت عطا کر  
دہیں خوش مرے گھر کے ازاد مجھ سے آئی مجھے ذوقِ خدمت عطا کر  
بنادوں میں گھر اپنا رشک گلتاں سلیقہ عطا کر شرافت عطا کر  
دول میں مقام اپنا پیدا میں کروں آئی مجھے حسن سیرت عطا کر  
کروں اپنے ہاتھوں سے ربکام گھر کے بڑی خلفتیں میں تن آسانیاں ہیں  
چھڑا دوں آئی میں باطل کے چھکے بھجھے رابعہ سی ریاضت عطا کر  
بلانیز ہے غریبیت کا طوفاں مجھے مشعلِ خواہ شجاخت عطا کر  
جو خودت کی پرده درقی چاہتے ہیں انہیں کو تو احساس وغیرت عطا کر  
یہ لونڈی ترمی صرف یہ چاہتی ہے  
اسے دین و دنیا میں غریبیت عطا کر

یہ اپنے والد اکمیل کی چوڑھی بیٹی تھیں، اس لئے آپ کا نام رابعہ رکھا گیا، نسب قبیلہ عدوی سے غلاک تھا، آپ کو زہد و بُغادت سے فطری اور تسلی لگا تو تھا، قرآن شریف، تفسیر اور حدیث کی تعلیم ہی آپ کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ آپ مجتب اکھی میں ڈوبے ہوئے اشعارِ بُحیٰ معاملہ کی نوعیت کو سمجھ بھی نہیں پاتے کہ دلکشی میں ایک کنیزِ سینی میں کھانا لئے چلی آ رہی ہے، کھانے سے گرم گرم بھاپ نکل رہی ہے۔ کنیزِ ہماں کے سامنے سینی رکھ دیتی ہے جس میں پوری پوری میں روٹیاں ہوتی ہیں۔ ہمان ہمیت سے دریافت کرتے ہیں "آخر کیا معاملہ ہے؟" وہ خدا کی بندی جواب دیتی ہیں۔

"ان دورِ دیوں میں بھلا آپ کہاں فکم سیر ہوتے، فقیر کی صدائستہ ہی میں نے دونوں روٹیاں اس کو دیدیں تاکہ میرا پروردگار میں کے ہماں کے لئے انتظام کر دے۔ یاد کیجیے کہ خدا تعالیٰ نے ایک نیکی کے خوض وس گنا ثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے، لہذا اس نے دورِ دیوں کے خوض بیس روٹیاں لھیجیں"۔ ہمان ان کے ایمان کی اکملیت کے دل و جان سے قائل ہو گئے۔

آپ کا تجویز اپنے عروج پر ہو گا، لیجئے ہنسنے، اس جلیل القدر ہستی کا نام اُم الخیر رابعہ بصریہ ہے، تقویٰ و پرہیزگاری کی صفت آپ کی ذات سے چپاں ہو کر رہ گئی تھی، جب طرح آن قاب و ماہتاب کے متعلق روشنی کو علیحدہ کر کے نہیں سوچا جا سکتا، اسی طرح آپ کی ذات کو تقویٰ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

ماہ نامہ رضوان لکھنؤ  
نومبر ۱۹۶۱ء

۲۶

خدا کی قدرت دلکھیے عین اس وقت ایک فقیر صدا دیتا ہے، وہ تیزی کے آگے سے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر فقیر کو دے آئی ہیں، دونوں ہمان بھرستِ حجاب میں غرق ہو جاتے ہیں، ابھی وہ معاملہ کی نوعیت کو سمجھ بھی نہیں پاتے کہ دلکشی میں ایک کنیزِ سینی میں کھانا لئے چلی آ رہی ہے، کھانے سے گرم گرم بھاپ نکل رہی ہے۔ کنیزِ ہماں کے سامنے سینی رکھ دیتی ہے جس میں پوری پوری میں روٹیاں ہوتی ہیں۔ ہمان ہمیت سے دریافت کرتے ہیں "آخر کیا معاملہ ہے؟" وہ خدا کی بندی جواب دیتی ہیں۔

"ان دورِ دیوں میں بھلا آپ کہاں فکم سیر ہوتے، فقیر کی صدائستہ ہی میں نے دونوں روٹیاں اس کو دیدیں تاکہ میرا پروردگار میں کے ہماں کے لئے انتظام کر دے۔ یاد کیجیے کہ خدا تعالیٰ نے ایک نیکی کے خوض وس گنا ثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے، لہذا اس نے دورِ دیوں کے خوض بیس روٹیاں لھیجیں"۔ ہمان ان کے ایمان کی اکملیت کے دل و جان سے قابل ہو گئے۔

آپ کا تجویز اپنے عروج پر ہو گا، لیجئے ہنسنے، اس جلیل القدر ہستی کا نام اُم الخیر رابعہ بصریہ ہے، تقویٰ و پرہیزگاری کی صفت آپ کی ذات سے چپاں ہو کر رہ گئی تھی، جب طرح آن قاب و ماہتاب کے متعلق روشنی کو علیحدہ کر کے نہیں سوچا جا سکتا، اسی طرح آپ کی ذات کو تقویٰ سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

کسی نے ان سے کہا کہ تصور میں ناقص اعقل ہوتی ہیں، اسی وجہ سے  
کوئی سعوت نبی نہیں بنائی گئی۔

حضرت رابعہ نے فرمایا۔ ”ٹھیک کہتے ہو، اشد کاشکر ہے اگر ہم  
بنی نہ ہوئے تو ہم نے خدا نی کا دعویٰ بھی نہیں کیا، یہ نادانی اور بے ادبی  
م رد ہوئے سے سرزد ہوتی۔“

ایک بار کھانا پکارہی تھیں کہ امام بصریٰ تشریف لائے۔ آپ  
فرما کھانا پکانا پچھوڑ کر با تیں کرنے لگیں۔ اور کہا۔ ”واللہ یہ با تیں کھلانے  
سے بہتر ہیں۔“ مغرب تک با تیں کرنی رہیں،

آپ کی انتہائی سادہ اور پُرشفت زندگی دیکھ کر ماگا بن دینار  
محمدؑ کو رقت آگئی۔ انہوں نے کہا میرے بعض احباب اہل ثرثت ہیں اگر  
آپ رضامند ہوں تو آپ کے آرام کا بندوبست کر دوں، آپ کے پھرے پر  
ناؤکاری کی لکھریں اُبھرا میں اور فرمایا۔ ”کیا میرے حال کو اللہ تعالیٰ نہیں  
جانتا۔ جس نے ای مرد کو دیا ہے، کیا وہ مجھے ہیں دے سکتا۔ جس حال  
میں وہ پسند کرے اسی حال میں ہم کو بھی صابر و شاکر رہنا چاہیے۔“

ایک دن آپ کے یہاں اہل علم کی بزم گرم تھی، دنیا اور اہل دنیا  
کے موضوع پر ہر شخص اپنے خالات کا اظہار کرتا رہا۔ بُرا یاں ہوتی رہیں  
آپ سننے شستے اکتا گئیں، اور کہا۔

”بس خاموش رہو، تم لوگ سخت دنیا دار معلوم ہوتے ہو۔ جس  
چیز سے انسان کو نفرت ہوتی ہے وہ اس کا اندکہ کرنا بھی پتہ نہیں

کرتا، نہ کہ اتنی دیر سے دنیا کا اندکہ چھپیڑ رکھا ہے۔ حضرت رابعہ بڑی قانع  
اور خود دار تھیں، بھیجی دستِ سوہال دراز نہیں کیا۔ حالانکہ یاد شاہ اور امام اس بھی  
حاضرِ خدمت رہتے۔

ایک بار ایک شخص نے امام بصریٰ سے سفارش کی کہ وہ چار ہزار دینار  
حضرت رابعہ کو دینا چاہتا ہے، کیونکہ اس نے ان کی ریاضت اور عبادت کے  
بارے میں بہت پچھلئے رکھا ہے۔ امام بصریٰ نے سفارش کی لیکن  
اپ نے صاف انکار کر دیا۔ یہ کہہ کر کہ اشد لپیچہ و شمنتوں کو بھی روزی ہوتا  
ہے، پھر کیا اس شخص کو روزی نہ دیکھا جس کے دل میں ایکی محبت ہو، میں یہ مال  
کیوں لوں، پتہ نہیں حلال ہو یا حرام ہے۔ آپ کی خادمہ خبده جو نہایت عبادت  
گزار، اور خالہ گزری ہیں آپ کے مغلوق کہتی ہیں کہ حضرت ایمہ کا قاعدہ تھا کہ آپ انھر  
عبادت کرتیں، بعد نماز فخر تھوڑی دیر کیلئے مصلی پر ہو جاتی تھیں، صبح، نوچر پر  
جب اٹھتیں تو نفس کو ملامت کرتی ہوئی پھر عبادت میں مشغول ہو جاتی تھیں۔  
آپ کی دعیت ہے کہ اپنی نیکیوں کو اس طرح پچھا د جس طرح تم اپنے  
نیکیوں کو پچھاتے ہو۔ کہا کرتی تھیں کہ میری جو نیکی ظاہر ہو گئی میں اسکو اپنی  
نیکیوں میں شامل نہیں کرتی۔

وفات ۱۳۵ھ میں ہوتی، آپ کامنار کوہ طور پر ہے۔ ایسی ہی  
پاک بی بیوں کی مجلس میں حاضر رہنے کی کوشش کیا کجھے، آپ محسوس  
کریں گی کہ آپ کے دل و دماغ اور روح کو ایک غیر فانی مسترد حاصل ہو گئی ہے  
جس کے آگے دنیا کی تمام مسرتیں پیچ ہیں۔

قد دنیا میں رہ کر وہ کسی طرح کی ترقی نہیں کر سکتے تھے، بلکہ انہوں نے ظاہری و باطنی علوم سیکھے اور دنیا کے ہر کام میں کوشش اور ترقی کر کے ہائے لئے ہر طرح کی راحت اور آرام کے سامان پچھوڑ گئے۔ ہم ان کی اولاد ہیں ہم کو بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ خدم پر چل کر بڑے بڑے کام کرنے چاہئیں۔

علم بھی بے ہذا دولت ہے لیکن یہی نہیں کہ ایم۔ اے، بی۔ اے کی ذگری حاصل کر کے بیٹھ جائے اس طرح سے زندگی نہیں بن سکتی۔ آج کل لوگ چاہتے ہیں کہ ڈگر یاں ہاتھ میں لئے ہوئے ہوں لیکن کچھ کام نہ کرنا پڑے پچھے نہ کچھ کام کرنا ہی پڑتا ہے، بغیر کام کئے زندگی نہیں بن سکتی۔ زندگی اسی کو کرتے ہیں۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ۴۷ آں گرفت جان برا در کر کار کرد۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اے بھائی! جان سرو مری اسی کو ملتی ہے جو کام کرتا ہے۔ یہی مقصد زندگی کا ہے۔

## حوالہ زریں :-

- (۱) حسابِ خوبیوں کی کنجی ہے۔ بے یادی بُرائی کی نشانی ہے۔
- (۲) خواہش نفس ایک ایسا دشمن ہو جبکی انسان پروردی کرتا ہے۔
- (۳) زبان کی پارسائی خاموشی میں ہے۔
- (۴) مومن کو چاہیے کہ جو بات اپنے لئے اپنڈ کرتا ہو دی دوسروں کے لئے بھی اپنڈ کرے۔
- (۵) حسد نیکیوں کو اس طرح ختم کرتا ہو جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔
- (۶) علم سے مراد نہ ہب کا جاننا ہو اور اسکی قدر کرنے سے مراد اس پر عمل کرنا ہے۔

## زندگی کی عمل کا نام ہے

خوشی اور خوش ولی انسان کو اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب کہ انسان اپنے ذالفن معنی دین د دنیا کے کاموں کو حوصلہ مندی کے ساتھ پورا کرتا رہے، ایکو نکہ انسان جب تک زندہ رہے گا، اس کو اپنی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کام کرنا ہی پڑے گا تو پھر وہ کام کو خوشی بخوبی کیوں نہ انجام دے لیں۔ لِلْإِحْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (انسان کو اسکی کوشش کا چھل ضرور ملتا ہے) و میکھو صبح ہی صُبْح اُنھر کر نیک پچے نماز پڑھتے ہیں، ناشستہ وغیرہ سے فالمغ ہو کر اسکوں کی تیاری کرتے ہیں، امتی گھر کے کام کا جج میں مشغول ہو جاتی ہیں اب تو اپنے کاموں کو سنبھالتے ہیں۔ بہر حال سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں، اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ جب تک انسان زندہ رہے گا اس کو پچھے نہ کچھ کرنا ہی ہوگا، دنیا کی چھل پہل ہو یا آخرت کی رونق سب محنت اور جانشنا فی کا نتیجہ ہے۔

عمل سے زندگی منتی ہے جنت بھی جنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہو نہ نادی ہے اگر ہم سے پہلے انسان یہ سمجھتے کہ دنیا میں پیدا ہونا زندگی کی ابتداء اور انتہا

ابن الرآبادیمرسلہ عقیلیہ خاتون

# تعلیم نسوان

تعلیم عورتوں کو بھی دینا ضرور ہے لٹکی جو بے پڑھی ہو تو وہ بے شعور ہے

حُسن معاشرت میں سرا اسرفت ہے اور اس میں والدین کا بیشک قصوہ ہے

ان پر یہ فرض ہو کہ کریں کوئی بند و بست

چھوڑیں لہکیوں کو جہالت میں دوست

لیکن ضرور ہے کہ مناسب ہو تربیت جس سے برادری میں بڑھے قدر میزالت

آزادیاں مزاج میں آئیں نہ تکلفت ہو وہ طریق جس میں ہونگی وصالحت ہر چند ہو علوم ضروری کی عالمہ

شوہر کی ہو مرید تو بچوں کی خاذسر

ندہبکے جو حصول ہوں سکو بتائے جائیں باقاعدہ حصول پرستش سکھائے جائیں

اوہم جو غلط ہوں دل سے مٹائے جائیں سکے خدا کے نام کے دل میں ٹھائے جائیں عصیاں سے محترز ہو خدا سے ڈر اکرے

اور حُسن عاقبت کی ہمیشہ دنا کرے

تعلیم خوب ہو تو نہ آئے گی دام میں خالق پر تو لگائے گی وہ اپنے کام میں خیرات ہی سے ہو گی غرض خاص و عام میں اسکو سکھایا جائے یہ واضح کلام میں

اپنے اپر جو کچھ ہے خدا ہی کے ہاتھ ہے

نیکی اگر کرے گی تو فطرت بھی ساتھ ہے

تعلیم ہے حساب کی بھی واجبات سے دیوار پر نشان تو ہیں واجبات کے

یہ کیا ہے زیادہ گن دسکے پانچ سات سے لازم ہے کام وہ قلم اور دوست سے  
گھر کا حساب سیکھ لے خوب آپ جو زنا

ما پچھا نہیں ہے غیر پر یہ کام پچھوڑنا

کھانا پکا ناجب نہیں آتا تو کیا مزا جو ہر ہے خورتوں کے لئے یہ بہت بڑا

لدن کے بھی رسالوں میں میں نے یہی پڑھا مطبخ سے رکھنا چاہیے لہڑی کو سلسلہ  
وقت آپڑے تو کاٹھ گزی میں بھی عذر کیا

گھر کے لئے طعام پُزی میں بھی عذر کیا

سینا پر دن اس خورتوں کا خاص ہے نہز درزی کی چوریوں سے حفاظت پر نظر

حودت کے دل میں شوق ہواں بات کا اگر پکروں سے بچے جاتے ہیں گل کی طرح سنو  
کسب معاش کو بھی یہ فن ہے بڑا مفید

اک شغل بھی ہے دل کے بہلنے کی بھی امید

پیکاں میں کیا ضرور کہ جا کر تنی رہو نقلیہ مغربی پر خجت کیوں لکھنی رہو

داتا نے دھن دیا ہو تو دل سے غمی رہو پڑھ لکھ کے اپنے بھری میں دیوی بنتی رہو  
مشرق کی چال ڈھال کا معمول اور ہے

مغرب کے ناز و قص کا اسکول اور ہے

دنیا میں لذتیں ہیں نمائش ہوشان ہے ان کی طلب کے حرس میں سارا بھان ہے

اگر سے بھی سکون کر جو اس کا بیان ہے دنیا کی زندگی تو فقط اک امتحان ہے  
حد سے جو بڑھ گیا قبے اُس کا عالم خراب

اچھا بُرا جو کچھ ہے خدا ہی کے ہاتھ ہے

نیکی اگر کرے گی تو فطرت بھی ساتھ ہے

ان انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہم کو تلقین ہے کہ ہر انسان کے لئے وہی پسند کریں جو چیز ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں واحب للناس ماتحب لنفسك، لوگوں کے لئے وہی پا ہو جو تم اپنے لئے چاہتے ہو۔ مسلمان کی پر شان ہو کہ اس سے لوگ (اکی خوبیوں کی وجہ سے) محبت کریں اور خود اس کے اندر محبت و بگاؤ کا مادہ ہو۔

تمام انسان خدا کے بندے ہیں۔ اس سے متعلق ہیں، خدا کو اپنی مخلوق سے بہت محبت ہے، بُرے ہوں یا اچھے، ہم کو اخلاق اور حُسن سلوک سے میش آنا لازم ہے۔ حدیث میں ”الْخَلْقُ عِبَادٌ إِلَهُ الْخَلْقَ إِلَيْهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِ“ (مشکوٰۃ) ”مخلوق اسٹر کی کنبہ ہے، اللہ کو مخلوق میں وہی پسند ہے جو اس کے کنبہ سے حُسن سلوک کرے۔“

ہر انسان کے ساتھ ہم کو اسکے حب مرتبہ خیال رکھنا چاہیے، جو جس حیثیت کا ہے اسکے ساتھ خوش خلائق سے میش آنے کا حکم ہے ارشاد ہے انز لوا الناس مناذ لهم جو لوگ انسانوں کے ساتھ بد سلوک کرتے ہیں ان پر ظلم ڈھانتے ہیں، ان کو تناول اور تکلیف دینا جن کا کام ہے وہ خدا کی ناراضگی اور غضب کرنے بھلویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یعذب الذین یعدون الناس (اشران کو عذاب دیتا جو لوگوں کو فرماتے ہیں ان اللہ یعذب الذین یعدون الناس) کو عذاب دیتا جو لوگوں کو عذاب دیتے ہیں (حتیٰ کہ کسی مسلمان کو اجازت نہیں کہ وہ ظلم کا بد ر ظلم سے وہ ایک کا بد رہ دوسرے سے لے جس کی تعلیم یہ ہو کہ ظلم کا بد رہ احسان سے وہ وہ کیسے اس اتنا نیت سوز حرکت کی اجازت دیگا۔ ہر ظلم کی اعانت کرو، چاہے شمن تو ایک صحابی نے حنور سے پوچھا عصیدت کس کو کہتے ہیں، فرمایا کہ تم اپنی قوم کی ظلم پر مدد دو یا اور عصیدت ناجائز ہے۔)

## عام انسانوں کا حتح

ہر آدمی کا دوسرے آدمی سے انسانی رشتہ ہے، تمام انسان کسی نہیں بلکہ ملت کے ماننے والے ہوں یحضرت آدمؑ کی اولاد اور ایک دوسرے کے بھائی بندے ہیں اور ایک دوسرے پر انسان ہونے کی بنابر تحقیق میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ تمام انسانوں کے ساتھ حُسن سلوک اور خوش خلائق سے میش آمیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشہد ان العباد کلہم أخوة اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمۃ للعالمین بیان کی گئی ہے تو آپ کے ماننے والے تمام انسانوں کے خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والے ہیں۔

اسلام کی تعلیم ہے کہ ہم ہر انسان کے ساتھ سلوک کریں انکی حفاظت کیلئے کوشش رہیں، ان کی جان و مال، ان کی اکبر و کے ذمہ دار نہیں، ہر ضرورت مدد انسان کی خدمت کریں، اپنی زبان، اپنے ہاتھ اور پیروں سے کسی کو بھی اذیت نہ دیں بلکہ ان کو آرم دیں اپنے مال کو ہر حاجت مند انسان پر خرچ کریں۔ ہمارے سرکار دو عالم نے غیر مسلم یہودی خاندان کو صدقہ دیا، یحضرت عمرؓ ہر ضرورت مدد انسان کی مال سے خدمت فرماتے وہ مسلمان ہوتا یا نہ ہوتا اس کے کام آتے، اس کی ہر ضرورت پوری کرتے۔ ہر پچھے سے محبت، میتوں سے پیار، ہر منظلوم عورت سے حُسن سلوک، ... بخوبی بڑھے اور معذور انسانوں کی خدمت کرنا یعنی مسلم کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔ جو

## بڑم رضوان

مکتب افریقہ  
برادر مکرم دامت برکاتکم السلام علیکم در حمۃ اللہ و برکاتہ  
مزاج گرامی، امید ہے خیر و عافیت سے ہوں گے۔ اس جانب بھی  
بحمد اللہ ہر طح فضل خداوندی شامل حال ہے، زندگی میں اپلی بار آں محترم  
سے خط و کتابت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اس کا داعیہ بھی صرف اُجھتے  
ہی۔ اخیر کوچہ ماہ سے رضوان کی خریداری کا شرف حاصل ہے، اس کے پاکیزہ  
ایمان افزود، اخلاق کو چلا دینے والے مضامین پڑھ کر یہ خیال ہوا کہ رضوان  
کے ان ایمان افزود مضامین کی گھرگھر میں اشاعت ہونی چاہیئے۔ آج  
دنیا کے مسلمان جس دندر سے گزر رہے ہیں ہمارے ملک کے مسلمان بھی اس سے  
مستثنی نہیں، وہ بھی مغربی تہذیب سے پوری طور پر متاثر ہو رہے ہیں  
ہماری بہنوں کا بھی طرز معاشرت اور انداز فکر دن بہ دن مغربی ہوتا جا رہا ہے  
جس کے بُرے اثرات ایمان سوزا اور مخرب اخلاقی حرکتوں کی صورت میں  
آئے دن ظاہر ہو رہے ہیں، معلمہ یہاں تک پہنچ چکا ہے، اخلاق و حیا کو  
برباد کرنے والے جرائم آرت کے پڑے میں پوچھ بتاب کے ساتھ جلوہ گر ہیں  
اور اس کے بُرے اور لازمی نتائج کو بھی جدت پسند آرٹ آرٹ کا مبارک  
اور سعوڈ انصاف قرار دے رہے ہیں، خدا پاک ہماری بہنوں کو اس مخرب اخلاق

تہذیب سے محفوظ رکھتے، آئین، چکھ دنوں سے خیال ہو رہا ہے کسی  
صاحب کے ذریعہ رضوان کی اشاعت کا ایک حلقة یہاں بھی پیدا ہو جائے  
تو اس سے یہاں کی چکھ بہنیں بھی اس کے اچھے اور پاکیزہ مضامین سے  
استفادہ کر سکتی ہیں، اس خیال کے پیش نظر غرض ہے۔ برادر کرم اُجھنی کے  
قوائد و ضوابط سے مطلع فرمائیں تاکہ کسی اخبار فروش کو قواعد رضوان  
معلوم ہونے کے بعد اُجھنی کے نے آمادہ کر دوں۔ و السلام

طالب دعا

عبد الحکیم نعیل غربی غفران (ڈرین۔ افریقہ)

آج کے ایسے دن میں جبکہ پدا خلقی، بجا نی اور دوسرا گناہوں کی  
اشاعت کے لئے ہزاروں افراد اور درجنوں ستر گیس اور جانشیں بھرپور کو شیش  
کر رہی ہیں اور انکی کوششوں سے اخلاق اور انسانیت کی سی پلید ہو رہی ہے  
کسی اخلاقی اور خدا پرستی کی قوی پھونی ہی کوشش کی ہمت افزائی اکنا  
اور اسکے ساتھ تعادن کرنا، ہے بڑے اجر و ثواب کی بات، اشتتعال این  
حضرات کو اپنے رحم و کرم سے نوازے جو اخلاق و دین کی آواز پر لبک کیں  
اور اس آواز کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں "رضوان" میں اگرچہ  
وہ جاذبیت اور کوشش نہیں ہے جو آج بھل کے رسالوں اور مہنمودیں میں ہوئی  
ہے، اس میں صرف سادہ اور سچی بائیں ہوتی ہیں، قابل مبارک ہیں دہستیاں  
جو ظاہری چمک اور دمک کو چھوڑ کر باطنی خوبیوں کو حاصل کرنے میں لگ جائیں۔

# اج سے کیا تسلیں سال پہلے — جب کہ —

ایمان و یقین کا دیا ٹھنڈا رہا تھا اور ظلم و غارتگری کا بازار گرم تھا، شرک و بدعت کی آندھیاں چل رہی تھیں، توحید و سنت کے پرستاد سمنے سمنٹے اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رائے بریلی کے ایک سچھوٹے سے گاؤں (دارہ شاہ علم العصر) سے ایک اسلامی تحریک پھالیہ ایک تولہ، پوت ہلیلہ کا بیلی ایک تولہ، گلنار چھ ماشہ، ترک یعنی سماق دو تولہ، زیرہ گل گلاب چھ ماشہ، مصطفیٰ ۴ ماشہ، پوت اندازیریں ۷ ماشہ ان تمام پیروزیوں کو کوت کر ڈیڑھ سیر پانی میں ایک رات ترکھا جائے اس کے بعد اس کو ہلکی آنچ پر جوش کیا جائے، جب آدمھا پانی رو جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے، پھر ہاتھوں سے خوب مل کر سچھان لیا جائے اور ایک پاؤ گل روغن اور ایک پاؤ میٹھا تسل ملا کر پھر کپکایا جائے جب پانی جل جائے تو ٹھنڈا کر کے بوتلوں میں بھر لو اور صبح شام سر من لگایا جائے اس کو استعمال کرنے کے بعد سیری گز ارش کا آپ کو یقین اور تحریک ہو جائیگا کہ کس قدر مفید ہے۔

## سیرۃ سید احمد شہید

میں پڑھتے ہیں کیلی پہلی جلد موجود ہے، دوسرا جلد تیار کی جا رہی ہے۔ پہلی جلد میں حضرت سید احمد شہید کی پیدائش سے لے کر حضرت نبی کے حالات میں قیمت چاروں پیٹھیں ملئے ہیں اپنے

مکتبہ اسلام، ۳، گوئن روڈ، لکھنؤ

# دسمبر ۱۹۷۱ء کام کی باتیں

یہ نسخہ سر کے بالوں کا ہے جس سے بالِ زم سر کے بالوں کا تسلیں اور سیاہ رہتے ہیں، دماغ کو بھی فائدہ کرتا ہے اور جو بال کمزور ہیں ان کو گمراہ کرنا سر نو دوسرا بے بال پیدا ہوتے ہیں۔ پوت آملہ دو تولہ، پوت بہیڑہ دو تولہ، مازو دو تولہ، رُوانی پچھالیہ ایک تولہ، پوت ہلیلہ کا بیلی ایک تولہ، گلنار چھ ماشہ، ترک یعنی سماق دو تولہ، زیرہ گل گلاب چھ ماشہ، مصطفیٰ ۴ ماشہ، پوت اندازیریں ۷ ماشہ ان تمام پیروزیوں کو کوت کر ڈیڑھ سیر پانی میں ایک رات ترکھا جائے اس کے بعد اس کو ہلکی آنچ پر جوش کیا جائے، جب آدمھا پانی رو جائے تو اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے، پھر ہاتھوں سے خوب مل کر سچھان لیا جائے اور ایک پاؤ گل روغن اور ایک پاؤ میٹھا تسل ملا کر پھر کپکایا جائے جب پانی جل جائے تو ٹھنڈا کر کے بوتلوں میں بھر لو اور صبح شام سر من لگایا جائے اس کو استعمال کرنے کے بعد سیری گز ارش کا آپ کو یقین اور تحریک ہو جائیگا

براہ کرم خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خرید لائی اور ارسال زر کے وقت اپنا نام و پتہ صاف اور خوش خط تحریر فرمائیں